بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۴ ر جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ۱۲ ر شہادت ۱۳۵۸ھش ۱۲ ر اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۸۲


بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

# اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر

## یہی اصلی مقامِ معرفت ہے کہ انسان میں اللہ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### ارشادِ باری تعالیٰ

فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا ط (البقرہ آیت ۲۰۱)

ترجمہ :۔ اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کرو یا (اگر ہوسکے تو) اس سے بھی زیادہ (دلبستگی سے) یاد کرو۔

### حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اُغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَاذْکُرُوْا۔ مَنْ کَانَ یُحِبُّ اَنْ یَّعْلَمَ مَنْزِلَتَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلْیَنْظُرْ کَیْفَ مَنْزِلَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عِنْدَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْہُ حَیْثُ اَنْزَلَہٗ مِنْ نَفْسِہٖ۔

(قشیریہ باب الذکر)

ترجمہ :۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) صبح اور شام کے وقت خصوصاً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اس قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصوّر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ایسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔

### کلام حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

"اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح پر تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اِس جگہ دو رمز ہیں ایک تو ذکر اللہ کو ذکر اباء سے مشابہت دی ہے۔ اس میں یہ سِرّ ہے کہ اباء کی محبت ذاتی اور فطرتی محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچّہ کو جب ماں مارتی ہے وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی پکارتا ہے گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو ایسی تعلیم دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے فطری محبّت کا تعلق پیدا کرے اس محبّت کے بعد اطاعت امر اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے یہی وہ اصلی مقام معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہیئے یعنی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبّت پیدا ہو جاوے۔"

(لیکچر لدھیانہ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ ۳۷ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

"پس تم خدا کو یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔ پس اس جگہ خدا تعالیٰ کو باپ کے ساتھ تشبیہ دی اور استعارہ بھی صرف تشبیہ کی حد تک ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ ر اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

انتڑیوں کی سوزش ابھی ہے گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے فرق ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ رات سے بلڈ پریشر اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

---

خاکسار کی والدہ محترمہ گرمولا ورکاں گوجرانوالہ میں چند ماہ سے شدید بیمار ہیں طِبّی معائنہ سے ان کے معدہ میں کینسر پایا گیا ہے۔ بہت تشویش ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(مبارک احمد قمر مربّی سلسلہ احمدیہ مقیم وہاڑی)

---

### سرچشمہ رحمت ربّ العالمین ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

در انصار نبی بنگر کہ چوں شد کار تا دانی
کہ از تائید دیں سرچشمۂ رحمت شود پیدا

ترجمہ :۔ تو رسول کریمؐ کے صحابہؓ کی طرف دیکھ کہ ان کے ساتھ کیا برتاؤ ہوا یعنی دین کی خدمت کرنے سے رحمت کا چشمہ بہہ نکلا۔

حضور اقدسؑ فرماتے ہیں کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ دین کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کے چشمے پھوٹ پڑیں اور آسمان سے تائیداتِ الٰہیہ کی بارش نازل ہو تو ہمیں چاہیئے کہ صحابہؓ کی مانند بے مثال قربانیاں پیش کریں اور اپنے اموال کو اِس راہ میں پانی کی طرح بہادیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور اقدسؑ کے مبارک ارشاد پر عمل پیرا ہو کر برکات افضالِ ابدی کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مالی قربانی کو ایسے بلند اور اعلیٰ معیار پر پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے جس کے نتیجہ میں آسمان اپنی ہر رحمت کے ہر دروازہ کو کھول دے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی آوازیں ہر گوشہ ہر ذرّۂ عالم سے اُٹھ کر چار دانگِ عالم کو اپنے احاطہ میں لے لیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)


پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سیّد عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ
۱۲ شہادت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فوزِ عظیم پر منتج ہونے والا ایک خاص عملِ صالح

اللہ تعالیٰ نے اعمالِ صالحہ میں سے ایک ایسے عملِ صالح کا ذکر فرمایا ہے جس کا وہ اس دنیا میں اجرِ کبیر دیتا ہے اور اگلے جہان میں وہ اس شخص کے لئے جو پورے خلوصِ نیت کے ساتھ یہ عملِ صالح بجالائے اجرِ کریم مقدر کر دیتا ہے۔ دنیا میں ملنے والے اس اجرِ کبیر اور آخرت میں ملنے والے اس اجرِ کریم کو اُس نے فوزِ عظیم قرار دیا ہے۔ سو گویا یہ عملِ صالح اپنے نتائج و اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات کے اعتبار سے اس درجہ عظمت و اہمیت کا حامل ہے کہ اسے بجالانے والا مومن فوزِ عظیم سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُن مومنوں پر ازحد افسوس کا اظہار کیا ہے جو اپنے نتیجہ خیز عملِ صالح کی بجاآوری میں تساہل سے کام لیتے ہیں، کیونکہ ان کا یہ تساہل انہیں اجرِ کبیر اور اجرِ کریم یعنی فوزِ عظیم سے محروم کرنے کا موجب بنتا ہے۔ یہ انتہا عظمت و اہمیت کا حامل وہ عملِ صالح ہے انفاق فی سبیل اللہ۔

چنانچہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد نفس کے بخل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کی خاطر خود اسی کے عطا کردہ اموال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی اس ناسمجھی اور عاقبت نااندیشی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ (الحدید آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں پر جو بخل سے کام لیتے ہیں افسوس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ جو مال بھی اس کے پاس ہوتا ہے وہ اللہ ہی کا ہوتا ہے۔ اللہ ہی انہیں دیتا ہے تو وہ مالدار بنتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ اُس کا مال اُسی کی راہ میں خرچ نہ کریں تو یہ افسوس کی بات نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر اگر وہ بخل سے کام نہ لیں بلکہ اپنے اموال کو خدا کی راہ میں بڑھ چڑھ کر خرچ کریں تو اس میں اُن کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ اس کا فائدہ انہیں دنیا میں بھی پہنچے گا اور آخرت میں بھی۔ جہاں تک دنیا میں ملنے والے فائدہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝
(الحدید آیت ۸)

ترجمہ:۔ اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ نے جن (اموال) کا (پہلی قوموں کے بعد) تم کو مالک بنایا ہے ان میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔ اور تم میں سے جو مومن ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں انہیں اَجْرٌ کَبِیْرٌ (یعنی بہت بڑا اجر) ملے گا۔

وہ اجرِ کبیر اس دنیا میں اس شکل میں ظاہر ہوگا کہ خدا تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں ان کے مال میں برکت ڈال کر اُسے اور بھی بڑھا دے گا۔ اس کے علاوہ انہیں ایک اَجْرٌ کَرِیْمٌ بھی دے گا وہ اگلے جہان کی لازوال نعمتوں کی شکل میں ظاہر ہوگا اور تب اُن پر یہ حقیقت آشکار ہوگی کہ دنیا میں ملنے والا اجرِ کبیر اور آخرت میں ملنے والا اجرِ کریم یعنی ہر دو اجر فی الحقیقت فوزًا العظیم یعنی بہت بڑی کامیابی پر دلالت کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں ملنے والی اس بدست بڑی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ (الحدید آیات ۱۲، ۱۳)

ترجمہ:۔ ہے کوئی جو اللہ کو (اپنے مال میں سے) عمدہ ٹکڑا کاٹ کر دے اور اللہ (اسی دنیا میں) اس مال کو بڑھا کر اسے (واپس لوٹا) دے۔ اور (اس کے علاوہ) ایک معزّز بدلہ بھی اس کے لئے مقدّر ہے (یہ معزّز بدلہ اُس دن ملے گا) جس دن تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھے گا کہ ان کا نور اُن کے سامنے بھی اور ان کے دائیں طرف بھی بھاگتا جائے گا (اور خدا اور اس کے فرشتے کہیں گے) آج تمہیں قسم قسم کے باغوں کی خوشخبری دی جاتی ہے (ایسے باغوں کی) جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ (بشارت پانے والے) لوگ ان جنتوں میں رہتے چلے جائیں گے۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(باقی ص ۸ پر)

# خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع اور اسکی اہمیت

سیدنا حضرت مولانا نورالدین (خلیفۃ المسیح الاوّل) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۰۴ء میں خطبہ عیدالفطر کے دوران فرمایا:۔

"یاد رکھو کہ امام کے ماننے کا ایک وقت ہوتا ہے اُسے ہاتھ سے کھونا نادانی ہے اور اس کے ساتھ ہو کر خرچ کرنے میں بڑی برکات ہوتی ہیں اور اس خرچ کا یہی وقت ہے۔ اگر تم کرو گے تو خدا اس کا اجر اپنے ذمہ رکھے گا اس کے لئے خدا نے ہر ایک سلیم فطرت میں ایک نظیر رکھ دی ہے کہ جب کوئی کسی سے سلوک کرے یا نیکی کرے تو ایک سلیم الفطرت انسان کبھی گوارا نہیں کرتا کہ اسے بدلہ نہ دیا جاوے اور دل میں اس کی عظمت گھر نہ کرے تو اب سوچ لو جس نے فطرت میں یہ بات رکھ دی ہے وہ آپ کیسے گوارا کرے گا کہ کسی کی نیکی کا بدلہ نہ دے۔ وہ بڑا غنی ہے۔ اُس کی راہ میں اُسکی رضامندی کے لئے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے وہ ضرور بدلہ دیتا ہے۔ لمبے لمبے وعظ و نصیحت میں کیا کروں۔ میں مجدد، ملہم، مامور یا مسیح نہیں ہوں۔ جو ہے اُس نے کشتی نوح بنا کر تمہارے آگے رکھ دی ہے۔ وہ جدھر بلانا چاہتا ہے اُدھر جانا تو درکنار ہمارا تو رُخ بھی ابھی اس طرف نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھ کو بڑے بڑے خاردار جنگل (جن میں لوہے کے کانٹے ہیں) اور دشوار گزار راہیں طے کرنی ہیں، نازک پاؤں والے میرے ساتھ نہیں چل سکتے۔ پھر میں نے اُسے یہ بھی کہتے سُنا ہے کہ جس چشمہ سے میں تم کو پلانا چاہتا ہوں اُس میں سے ابھی کسی نے پانی نہیں پیا اور اُس نے یہ بھی کہا ہے کہ بہت سی باتیں لکھنے کے لائق ہیں مگر میں تم میں اُن کی قبولیت اور برداشت کا مادہ نہیں پاتا اس لئے نہیں کہتا۔ پس اگر یہ سب باتیں تمہارے کام نہیں آتیں اور تم کو نفع نہیں بخشتیں تو میرا کورا بیان کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے کہ اس وقت کی قدر کرو۔ اگر یہ ہاتھ سے نکل گیا تو پھر ہزاروں برس کے انتظار کے بعد بھی نہیں ملے گا۔ خرچ کرنے کا اور نفس کے تزکیہ حاصل کرنے کا یہی وقت ہے۔ نفس کا تزکیہ امام کے ساتھ ہو کر مال خرچ کرنے سے بھی ہوا کرتا ہے وہ اب موجود ہے اور اس سے پیوند ہونے کا موقع ہے اگر یہ چلا گیا تو میرے جیسے واعظوں کا کیا ہے۔ ۱۰، ۱۲ برس سے وعظ ہوتے ہی آتے ہیں۔ دعا کرو اور وقت کا مطالعہ کرو اور خدا سے قوت طلب کرو کہ وہ ان باتوں کی توفیق عطا کرے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۱۹۳-۱۹۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خدام الاحمدیہ جزائر فجی کا پہلا سالانہ اجتماع

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز پیغام

○ ملک کے ہر حصہ سے خدام اطفال اور انصار کی شرکت ○ سیرۃ النبی پر تقاریر

مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مبلغ جزائر فجی ویسٹرن ریجن مقیم ناندی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ جماعت ہائے جزائر فجی کی تاریخ میں خدام الاحمدیہ تنظیم کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۱ فروری کو صبح ۱۰ بجے ایمان افروز ماحول دعاؤں اور غیر معمولی برکتوں کے ساتھ شروع ہوا۔ خدام کے لئے یہ بات نہایت خوشکن اور ایمان افروز تھی کہ جب سے جزائر فجی میں جماعت قائم ہوئی ہے۔ اس موقعہ پر ان کو اکٹھے ہو کر ایک نظام اور ایک امیر کے ماتحت اپنی تنظیم کو مضبوط کرنے اور خدام کی تربیت کرنے اور ان کے اندر احمدیت کی محبت پیدا کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔

اجتماع سے دو ماہ قبل خاکسار نے امیر و مبلغ انچارج مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے کی اجازت سے ویسٹرن ریجن کی تینوں جماعتوں میں خدام الاحمدیہ تنظیم کو ترتیب دے لیا۔ اور ایک ایک مجلس عاملہ قائم کر دی اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل خدام میں ایک نیا جوش اور جذبہ تبلیغ پیدا ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ لٹوکہ اور رامبو کے خدام نے اس عرصہ میں وقار عمل منایا اور ملک کے ماحول کے مطابق بالترتیب ۱۵ اور ۱۲ ڈالر کمائے اور چندہ اکٹھا کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ خدام بڑے جوش کے ساتھ اپنے پہلے سالانہ اجتماع کی تیاری کرتے رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل وہ دن بھی آ گیا جبکہ خدام قافلوں کی صورت میں مارو کی طرف روانہ ہونا شروع ہو گئے۔ مارو کی جماعت بہت فعال جماعت ہے اور اللہ کے فضل سے جماعت کی اکثریت خدام پر مشتمل ہے۔ بہت تعاون کرنے والی اور پیار و محبت سے رہنے والی جماعت ہے۔ مارو کی جماعت میں سب سے پہلے مولوی محمد قاسم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ بیعت فجی کے سب سے پہلے بزرگ اور کامیاب مبلغ محترم مولانا شیخ عبدالواحد صاحب نے لی۔ جماعت کی یہ خوبی بیان کرنا از حد ضروری ہے کہ ہم دونوں مشنری صاحبان کے فجی آنے کے بعد جماعت کے تمام ممبروں نے تبلیغی و تربیتی اور مساجد کو قائم کرنے میں بھرپور تعاون فرمایا۔

۱۰ فروری کو امیر و مشنری انچارج مولانا دین محمد صاحب خاکسار کے ہیڈ کوارٹر ناندی تشریف لائے جہاں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور امیر صاحب کے حکم کے مطابق یہی فیصلہ ہوا کہ ۱۱ فروری کو جبکہ خدام اپنا اجتماع منعقد کر رہے ہیں ساتھ ہی سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ بھی منعقد کیا جائے۔

۱۱ فروری کی صبح کو خدام لٹوکا ناندی اور راکی راکی سے کاروں اور بسوں کے ذریعہ مارو کی سرزمین پر نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد کے اسلامی نعروں کی گونج میں داخل ہونا شروع ہوئے۔ اہل مارو خصوصاً غیر مسلموں اور غیر از جماعت لوگوں کے لئے ایک عجیب نظارہ تھا۔ جزائر فجی کی تاریخ میں ایسا بڑا خالص دینی اور اسلامی اجتماع پہلی دفعہ منعقد ہوا۔ اس پر احمدی احباب بہت خوش تھے۔ مارو جماعت کے خدام انصار اور اطفال نے مقدور بھر مہمانوں کی مہمان نوازی کی اور آرام کا خیال رکھا۔

امیر صاحب بھی اپنے خدام بھائیوں کے ساتھ شریک سفر تھے۔ خاکسار بھی امیر صاحب کے ہمراہ تھا۔ خدام و اطفال ذکر الٰہی درود شریف اور قرآنی دعاؤں کا ورد کرتے رہے۔ بعض دفعہ اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت بھی گاتے۔ دوران سفر دوست اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے ترانے گاتے جا رہے تھے۔ اس طرح بالفعل یہ اعلان کرتے جا رہے تھے۔ ع

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

سوائے جو کہ مارو سے قریباً ایک سو میل کے فاصلہ پر ہے خدام بھائی نظام الدین صاحب کی نگرانی میں بذریعہ بس وقت مقررہ پر مارو پہنچ گئے۔

مکرم امیر صاحب، خاکسار، صدر جماعت سردار حبیب خان صاحب اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ جماعت مارو، مکرم ماسٹر محمد یونس صاحب نے خدام بھائیوں کا استقبال کیا اور آتے ہی چائے وغیرہ سے تواضع کی اور امیر صاحب کی صدارت میں عین دس بجے خدام الاحمدیہ کا اجتماع جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شروع ہوا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم بشیر احمد خان صاحب آف مارو نے سورۃ جمعہ کے پہلے رکوع سے کی۔ تلاوت کے بعد ماسٹر مبارک احمد خان صاحب آف پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

نظم کے بعد امیر صاحب کے حکم سے خاکسار نے خدام کا عہد دوہرایا۔ عہد کے بعد امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارسال کردہ ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کو حضور کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

پیارے بھائیو! اراکین خدام الاحمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ فروری کے دوسرے ہفتہ میں اپنا پہلا عام اجلاس منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو بابرکت اور کامیاب بنائے۔

اس موقعہ پر میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کے ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کے کندھوں پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے آپ جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا بنیادی مقصد ایک عالمی اسلامی نظام قائم کرنا تھا۔ اور یہ مقصد اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنی سوچ اور اپنے کاموں میں ایک مکمل تبدیلی نہ پیدا کر لیں۔ لہٰذا ہمارے خدام کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ سادہ زندگی، اچھے اخلاق، اعلیٰ آئیڈیل و نظریات کو اپنا مطمح نظر بنانے کی کوشش اور بلا امتیاز قوم و نسل انسان کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کی ایک مثال قائم کر دیں۔ لوگوں کے دلوں کو جیتنے کے لئے ہمیں گولیوں اور تلواروں کی ضرورت نہیں۔ ہمارا اسلحہ خانہ تو تقویٰ، دعا، نظم و ضبط اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے۔

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زمانہ میں اسلام، قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دوبارہ قائم کرے۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ اس کام کو کرنے کے لئے ہمیں ذاتی آرام کا خیال کئے بغیر دیوانہ وار دن اور رات کام کرنا ہوگا۔ یہ بات واضح ہے۔ کہ ہم احمدیت اور قرآن کریم کا پیغام اس وقت تک دوسروں تک نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک ہمیں خود ان کا پورا علم نہ ہو۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو اپنا فرض قرار دے لینا چاہیئے۔ کہ وہ قرآن کریم کو اتنا اچھے طور پر سیکھیں گے جتنا اچھے طور پر وہ سیکھ سکتے ہیں۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتی ہیں کا مطالعہ بھی کرنا ہے۔ اور یہ بھی دیکھیں۔ کہ کوئی احمدی (مرد ہو یا عورت) ان پڑھ نہ رہے۔

آپ کو اس امر کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک نبی اور مہدی مبعوث کر کے اور خلافت کو دوبارہ قائم کر کے تمہارے دلوں کو متحد کر دیا ہے۔ اور تم میں باہمی محبت پیدا کر دی ہے۔ تمہیں نظام خلافت کے تقدس کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ تمہیں سب سے زیادہ فکر اس بات کی ہونی چاہیئے کہ امام وقت سے جو ہر وقت تمہاری بھلائی کے لئے کوشاں رہتا اور متواتر تمہارے لئے دعا کرتا ہے۔ تمہارا ذاتی تعلق قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں علم اور رحمت عطا کرے۔ تا تم ایک سچے مسلم کی حیثیت سے زندگی بسر کر سکو۔ آمین

خلیفۃ المسیح الثالث

۲۲-۱-۱۹۷۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام سنانے کے بعد امیر صاحب نے خاکسار کو سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



گئے موضوع پر تقریر کرنے کا حکم فرمایا۔ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور از روئے بائیبل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی نظام کا سورج ہونا از روئے قرآن بیان کیا۔ فتح مکہ تک کے حالات اور آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہؓ کو پیش آنے والے مصائب کو تفصیل سے بیان کیا۔ آخر میں خاکسار نے خدام و انصار بھائیوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین ہو کر اسلامی تعلیم کا کامل نمونہ بننے کی تلقین کی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد امیر و مبلغ انچارج مولانا دین محمد صاحب شاہد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام فضیلت سورۃ کوثر۔ حدیث اور تاریخ کی روشنی میں بیان فرمایا۔ امیر صاحب نے بیان فرمایا کہ کس طرح موجودہ زمانہ کے مفسرین نے اپنی تفسیر بالرائے سے آنحضرتؐ کے مقام عالی کو گرا دیا تھا۔ اور حضرت عیسے علیہ السلام کے فضائل بیان کئے جا رہے تھے۔ اس ضمن میں محترم امیر صاحب نے سورۃ عبس۔ سورۃ الضحیٰ۔ اور سورۃ الاحزاب کی مثالیں بیان فرمائیں۔

امیر صاحب کی تقریر کے بعد مارو جماعت کی طرف سے تمام انصار، خدام، اطفال اور ممبرات لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ٹھنڈے مشروب سے خاطر تواضع کی گئی۔

## اجتماع کا دوسرا اجلاس

۱۱½ بجے صبح امیر صاحب کے حکم کے مطابق خدام اور انصار بھائی اپنا اپنا اجتماع منانے کے لئے الگ الگ جگہوں پر تشریف لے گئے۔ انصار بھائیوں کے جلسہ کی صدارت مکرم امیر صاحب نے فرمائی۔

خدام کے اجلاس کی صدارت اور انتخاب کی ذمہ داری خاکسار کے سپرد تھی۔ امیر صاحب نے جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ جزائر فجی کے موقعہ پر اس بات کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ خاکسار نے انتخاب کروانے سے قبل خدام کو اس بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھی کہ یہ الیکشن روحانی الیکشن ہے یہی وجہ ہے جماعت احمدیہ کے الیکشن میں ووٹ کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ رائے کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور اس روحانی الیکشن کے لئے پروپیگنڈا کی اجازت نہیں اور الیکشن کی آخری منظوری امیر صاحب فرمائیں گے۔ جس کو خوشی۔ بشاشت کے ساتھ اور شرح صدر کے ساتھ ہر خادم کو قبول کرنا اس کی ذمہ واری ہے۔

خاکسار نے یہ بات بھی خدام کو سمجھائی کہ جماعت احمدیہ خلافت کے نظام سے منسلک ہے اور اللہ تعالےٰ کا عظیم احسان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایک عظیم الشان محبت کرنے والا شفیق خلیفہ عطا فرمایا ہے۔ اور خلیفۂ وقت کا مقرر کردہ ایک امیر۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم ایک ذیلی تنظیم ہے۔ یہ تنظیم جماعت کی تنظیم کے ماتحت ہے۔ اور ہر جماعت کی لوکل تنظیم اور خاکسار بحیثیت مشنری امیر صاحب کے ماتحت ہیں اور امیر صاحب خلیفۂ وقت کے حکم کے پابند ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنے اندر اطاعت امیر اور اطاعت نظام کا ایک مکمل اسوہ حسنہ پیدا کرنا چاہیئے۔ خاکسار نے اس کو مزید سمجھانے کے لئے صحابہ رسول کریمؐ اور خلفاء کے زمانے کی اطاعت نظام کی مثالیں بیان کیں۔

خدام نے بڑے پیار محبت اور بشاشت کے ماحول میں مجلس عاملہ مرکزیہ جزائر فجی کا انتخاب کیا۔ مکرم ماسٹر مبارک احمد خان صاحب اور انسپکٹر طاہر خان صاحب کو آراء گننے پر مقرر کیا۔ جنہوں نے اپنی ڈیوٹی احسن رنگ میں ادا کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خدام نے مجلس عاملہ مرکزیہ کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کو منتخب فرمایا۔

۱۔ مکرم ماسٹر محمد یونس خان صاحب مارو قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جزائر فجی
۲۔ مکرم طاہر خان صاحب جنرل سیکرٹری
۳۔ مکرم محمد صادق حسین صاحب سیکرٹری مال
۴۔ مکرم زمام الدین صاحب " تبلیغ
۵۔ مکرم عارث خان صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت
۶۔ مکرم ماسٹر طاہر حسین صاحب وقار عمل و تجنید
۷۔ مکرم محمد اشفاق حسین صاحب سیکرٹری پبلسٹی

انتخاب کے بعد خاکسار نے خدام کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی اور ہر عہدہ دار کو ان کے مقام عاجزی و انکساری اور خادمیت کی طرف یاد دہانی کروائی۔

آخر میں امیر و مبلغ انچارج صاحب مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ خدام۔ انصار و اطفال کو اختتامی خطاب سے نوازیں۔ آپ نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا۔

امیر صاحب نے بھی خدام کو ایک نظام کے ماتحت رہ کر کام کرنے کی تلقین فرمائی امیر صاحب نے فرمایا خدام الاحمدیہ کی تنظیم ایک ذیلی تنظیم ہے۔ یہ جماعت کی تنظیم کے ماتحت ہے۔ لہذا اگر صدر جماعت مدد طلب فرمائیں تو تمام خدام کا اولین فرض ہوگا کہ اپنے پروگرام کو منسوخ کرکے ان کے حکم کو مانیں۔ اسی طرح امیر صاحب نے خدام کو اپنی قوتوں اور استعدادوں کو نیک کاموں کی طرف خرچ کرنے کی تلقین کی۔

چندہ کی وضاحت کرتے ہوئے امیر صاحب نے فرمایا کہ خدام کا چندہ جماعت کی رسید پر ہی جمع ہوگا۔ البتہ مرکز میں اس کا الگ اکاؤنٹ کھول دیا جائیگا۔ جہاں سے خدام امیر کی منظوری سے خرچ کرسکتے ہیں۔ نیز آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ تمام خدام کو دین کی زیادہ سے زیادہ نظام کے اندر رہتے ہوئے خدمت کی توفیق عطا کرے اور جماعت کو ترقی عطا کرے

امیر صاحب کے اختتامی خطاب کے بعد جو کہ مکمل طور پر خدام کو نصائح اور نظام کی پابندی پر مشتمل تھا۔ اور دعا کے بعد خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع اور جلسہ سیرۃ النبیؐ کا دینی اور علمی پروگرام ختم ہوا۔

پروگرام کے مطابق ظہر اور عصر کی نمازیں امیر صاحب کی امامت میں جمع کی گئیں اور دوپہر کا کھانا جماعت مارو کی طرف سے پیش کیا گیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

امیر صاحب اس کے بعد سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد کرنے کے لئے اپنے ہیڈکوارٹر سوا تشریف لے گئے۔

## بیعت

لٹوکہ کے نوجوان دوست مکرم محمد سلیمان صاحب کو اس موقعہ پر بیعت کرکے جماعت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ موصوف نوجوان کافی عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے نتیجہ میں اجتماع کی برکت نظر آئی۔

## ورزشی مقابلہ جات فٹبال

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ جزائر فجی کی تاریخ میں پہلے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر پہلی دفعہ جماعتوں کے خدام کے درمیان فٹ بال میچ ہوا۔ اس مقصد کے لئے خاکسار نے سب جماعتوں کے نوجوانوں کو تیاری کروائی۔ اور ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا۔ قرعہ کے ذریعہ فیصلہ ہوا کہ

Lautoka VS Nadi
Maro VS Suva

میچ ہوگا۔ ۲½ بجے یہ مقابلے شروع ہوئے خاکسار نادی ٹیم کی طرف سے سنٹر فارورڈ کے طور پر کھیلا۔ نادی اور لٹوکا کی ٹیموں کے درمیان کھیل شروع کرنے سے پہلے مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب آف لٹوکا نے ہر ٹیم کے فوٹو لئے اور اس میچ کے ریفری کے فرائض ماسٹر طاہر خان صاحب آف سوا نے دیئے۔ جس میں جیت لٹوکا ٹیم کی ہوئی۔

دوسرا میچ مارو اور سوا کے درمیان ہوا ریفری کے فرائض مکرم انسپکٹر طاہر خان صاحب نے سرانجام دیئے۔ مارو کی جیت ایک گول سے ہوئی۔ فائنل مقابلہ لٹوکا اور مارو ٹیم کے درمیان ہوا۔ ریفری کے فرائض مکرم محمد اعظم خلیل صاحب جنرل سیکرٹری جماعت مارو نے ادا کئے۔ مارو ٹیم کا کھیل نمایاں طور پر بہتر تھا جس کی وجہ سے مارو ٹیم دو گول سے جیت گئی۔ اور ٹرافی کی مستحق ٹھہری جو کہ مکرم حاجی محمد حنیف صاحب آف لٹوکہ نے پاپولر فرنیچر فٹبال ٹرافی کے نام پر عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ انشاء اللہ حاجی صاحب سے ٹرافی ملنے پر کسی مناسب موقعہ پر فٹ بال ٹیم مارو خدام الاحمدیہ کے افراد میں امیر صاحب پیش فرمائیں گے۔

شام پانچ بجے یہ میچ اختتام پذیر ہوئے آخر میں خاکسار نے تمام انصار۔ خدام۔ اطفال کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ مسجد میں تشریف لے چلیں تاکہ اختتامی دعا کے ساتھ اجتماع کو ختم کیا جا سکے۔

اختتامی دعا کے بعد خاکسار نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے عارفانہ نعرے لگائے۔

(۱) نعرہ تکبیر اللہ اکبر (۲) اسلام۔ زندہ باد (۳) خاتم الانبیاء۔ زندہ باد (۴) ختم المرسلین۔ زندہ باد۔ (۵) احمدیت۔ زندہ باد (۶) مرزا غلام احمد کی جے (۷) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث۔ زندہ باد (۸) انسانیت۔ زندہ باد (۹) نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر

خدام بھائیوں نے بلند آوازوں سے ان نعروں کو دہرایا کہ فضا گونج اٹھی۔ سوا کے خدام بھائی بذریعہ بس اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوگئے۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ کی بے شمار برکات اور فضلوں نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل خدام الاحمدیہ جماعت ہائے جزائر فجی کا پہلا سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اسی طرح پیار محبت کے ماحول میں خدام کو اپنا اجتماع منانے اور عہدہ داران کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

---

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# غلبہ اسلام اور اس کے ذرائع

مکرم مولوی خالد احمد صاحب شمس شاہد مربی سلسلہ عالیہ مقیم مردان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

"ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ"

(الفتح)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان رسولؐ کو کامل ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اسے تمام ادیان پر غالب ثابت کرے۔

اسلام عالمگیر دین ہے۔ ساری قوموں اور ساری نسلوں کے لئے ہے۔ پہلے نبی اپنی اپنی قوم کے لئے پیغام لے کر آتے تھے۔ سب سے پہلے رسول ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔"

کہ آپ اعلان کردیں کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔

خود آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا:-

"کَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً"

کہ پہلے نبی اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوا کرتے تھے مگر میں سب قوموں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔

آپؐ نے ساری قوموں کو دعوت اسلام دی اور سب کو پیغام حق پہنچایا۔

اسلام ایک جامع اور کامل شریعت ہے۔ اب غلبۂ اسلام کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:-

(۱) اسلام بلحاظ اپنی حقانیت و جامعیت اور بلحاظ ذاتی حسن و جمال کے سب دینوں پر غالب ہے۔ یہ روز اول سے ہو چکا اور رہتی دنیا تک رہے گا۔

(۲) اسلام کو اس کے دلائل اور براہین کی رو سے تمام مذہبوں کے مقابلہ پر غالب ثابت کیا جائے اور یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب عملاً مقابلہ مذاہب ہو اور اسلام کے دلائل اور براہین کا غلبہ نمایاں طور پر نظر آجائے۔

ظاہر ہے کہ یہ غلبہ تبلیغ کے ذریعہ پیغام اسلام پہنچانے کے بعد ہی پوری طرح ظہور پذیر ہو سکتا ہے۔ یہ غلبہ ایسے زمانہ میں ہی ہو سکتا ہے جب تمام مذاہب سے مقابلہ کی صورت پیدا ہو اور یہ بات آخری زمانہ کے لئے ہی مقدر تھی اس لئے مفسرین نے لکھا ہے کہ:-

"یہ اظہار الاسلام علی الدین کلہ امام مہدیؑ اور مسیح موعودؑ کے ظہور کے وقت ہوگا۔"

حدیث میں بھی ہے کہ:-

"یُھْلِکُ اللّٰہُ فِیْ زَمَنِہِ الْمِلَلَ کُلَّھَا اِلَّا الْاِسْلَامَ"

کہ اللہ تعالیٰ امام مہدیؑ کے دور میں ادیان باطلہ کو مغلوب کر کے ہلاک کر دیگا۔

(۳) غلبہ اسلام کی تیسری صورت یہ ہے کہ مسلمان غیر مسلموں پر مادی طور پر بھی غالب آجائیں گے ان کی شوکت بھی بڑھ جائے گی اور وہ تعداد میں بھی بڑھ جائیں گے۔

غلبۂ اسلام کی اس صورت کا بھی قرآن مجید میں ذکر ہے۔ فرمایا:-

"وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ"

کہ اگر تم سچے مومن ہو گئے تو ضرور مخالفوں پر غالب رہو گے۔

جہاں تک اسلام کے درخشندہ، زندہ اور اپنی ذات میں کامل ہونے کے لحاظ سے غلبہ کا سوال ہے یہ تو ہر زمانہ میں موجود رہا ہے اور رہے گا ہاں اسلام کی حقیقی شکل کو اگر اپنے بیگانے مسخ کر کے اس پر انگشت نمائی کرتے ہیں یا اعتراض کرنے کا موقع دیتے ہیں تو یہ حقیقت کے نہ جاننے کا نتیجہ ہے۔

غلبۂ اسلام کی دوسری صورت یعنی دیگر ادیان کے ساتھ دلائل و براہین اور آسمانی نشانوں کے مقابلہ میں اسلام کے غالب ہونے کا سوال بہت اہم ہے۔ اس سوال کا اس زمانہ سے گہرا تعلق ہے۔

حالات بتاتے ہیں کہ اس کام کا یہی وقت ہے۔ ایجادات زمانہ اور ذرائع رسل و رسائل کی غیر معمولی ترقی آپ کے سامنے ہے۔ اخبارات و رسائل کی کثرت اشاعت، آمد و رفت کی سہولتیں اور پھر تمام مذاہب کا مقابلہ کے لئے میدان میں آجانا بتلاتا ہے کہ اس مقدس جنگ کا زمانہ یہی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو احادیث ہیں:-

(۱) "مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ۔"

کہ میری امت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جس کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بابرکت ہے یا پچھلا۔

(۲) "سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَّھُمْ اَجْرٌ مِّثْلُ اَوَّلِھِمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ"

(مشکوٰۃ المصابیح)

کہ میری امت کے آخری حصہ میں ایک قوم ہوگی جس کو صحابہؓ کا سا اجر ملے گا وہ امر بالمعروف کریں گے اور بدیوں سے روکیں گے۔ اہل فتن کا مقابلہ کریں گے۔

اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد فرماتے ہیں:-

"احادیث میں نہایت کثرت کے ساتھ اسلام کے آخری دور کی بھی خبریں دی گئی ہیں جو اپنے برکات کے اعتبار سے دور اول کے خصائص تازہ کر دے گا اور جس کا حال یہ ہوگا کہ لا یدری اولھا خیر ام آخرھا۔ نہیں کہا جاسکتا کہ امت کی ابتداء زیادہ کامیاب تھی کہ اس کا اختتام یہی وہ آخری زمانہ ہوگا جب اللہ تعالیٰ کا اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہو کر رہے گا کہ لیظھرہ علی الدین کلہ یعنی دین اسلام اور اس کا رسولؐ اس لئے آیا تھا کہ تمام دینوں اور قوموں پر بالآخر غالب ہو کر رہے کیونکہ آخری غلبہ و بقا صرف اصلح کے لئے ہے اور تمام دینوں میں اصلح صرف اسلام ہے۔"

(مسئلہ خلافت ص۵)

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک طرف یہ خبر دی تھی کہ مسلمانوں پر ادبار و انحطاط کا ایک دور آئے گا

"یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ"

(مشکوٰۃ)

**ایسی مجالس جنہوں نے ابھی تک سال ۷۹-۸۰ کی عاملہ تشکیل نہیں کی فوری طور پر عاملہ بنا کر مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔**

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کہ ایک زمانہ آئے گا اسلام کا نام اور قرآن کے الفاظ باقی رہ جائیں گے گویا عمل اٹھ جائے گا۔

جہاں حضورؐ نے یہ خبر دی وہاں آپؐ نے اس کے دوبارہ غلبہ کا بھی وعدہ دیا ہے اور یہ دراصل آیت قرآنی :۔

"وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔"

کی تفسیر ہے۔

یہ روحانی غلبہ اشاعت دین کا ہی دوسرا نام ہے جسے نشأۃ ثانیہ بھی کہا جاتا ہے اور اسی کے نتیجہ میں آخر کار مسلمانوں کو مادی غلبہ بھی ملنے والا ہے:۔

"پائے محمدیان برمنار بلند تر
محکم افتاد"

کا نظارہ ہوگا۔

اس بیان کے بعد اب قرآن مجید نے وہ ذرائع بھی بیان کرنا ضروری ہیں جن سے غلبہ حاصل ہوگا۔

اصل اور حقیقی بات تو یہ ہے کہ یہ غلبہ اور اشاعت اسلام صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حاصل ہوگا دلوں کو فتح کرنا انسانوں کا یا ان کے اقوال کا یا ان کے ہتھیاروں کا کام نہیں یہ کام اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت سے حاصل ہو سکتا ہے اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ غلبۂ اسلام محض اللہ تعالیٰ کی نصرت سے حاصل ہوگا۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے اعمال و اخلاق سے اس نصرت خداوندی کے اہل ثابت ہوں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ"

کہ اللہ کے دین کی نصرت کے لئے مقدور بھر مدد کرو گے۔ اور اپنی حد تک قربانی کرو گے تو میں تمہاری نصرت کروں گا۔

اس لئے آیئے سوچیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے

## پہلا ذریعہ:

کسی نصب العین کے لئے حقیقی قربانی نہیں ہو سکتی جب تک کہ انسان کو اس کی صحت پر کامل یقین نہ ہو اور وہ اس کی افادیت کا دل سے قائل نہ ہو۔ اس لئے غلبۂ اسلام کا پہلا ذریعہ تو یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کے علمبردار دل کی گہرائیوں سے اس پر یقین کرنے والے ہوں کہ اس کا وقت آ گیا ہے اس لئے بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ مسلسل اور پیہم جہاد درکار ہے اور یہ کام آدھے دل سے ہرگز نہیں کیا جا سکتا اس کے لئے پورا یقین اور کامل بصیرت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي" (یوسف)

اے رسول تو کہہ دے کہ لوگو! میرا یہ واضح راستہ ہے کہ میں اور میرے حقیقی متبعین علی وجہ البصیرت اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

صحابہؓ کے اس یقین کی مثال میں وہ مشہور واقعہ ہے کہ ان کی مردم شماری ہوئی ان کی تعداد چھ سو کے لگ بھگ تھی وہ بے ساختہ پکار اٹھے کہ یا رسول اللہؐ! اب ہم چھ سو ہیں آج دنیا کی کون سی طاقت ہمیں معدوم کر سکتی ہے

پس غلبۂ اسلام کی مہم کے لئے ایسے ہی جاں نثاروں کی ضرورت ہے ان کا یہ زندہ ایمان و یقین ہی اس منزل پر پہنچنے کا پہلا اور بنیادی ذریعہ ہے

## دوسرا ذریعہ:

مذاہب عالم کے پیرو اپنے مذاہب کی تبلیغ اپنے بیانات اور دعوے اندازی سے کرتے ہیں وہ ان باتوں کو دلائل قرار دیتے ہیں ان کے بیانات کی تردید اور ان کے مقابل اسلام کے معقول اور دل پر اثر کرنے والے دلائل کا جاننا ضروری ہے اور بہتر رنگ میں دنیا کے کناروں تک تمام بنی نوع انسان تک پہنچانا۔ غلبۂ اسلام کا دوسرا ذریعہ ہے

پس یہ دلائل بھی معلوم ہونے چاہئیں اور ان کا عمدہ طور پر پیش کرنے کا طریق بھی جاننا ضروری ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ"

کہ مسلمان اس لئے خیر امت ہیں کہ وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدیوں سے روکتے بھی ہیں۔

پس تبلیغ اسلام ہر مسلمان پر فرض ہے اپنے اپنے دائرہ میں ہر مسلمان کو پیغام حق دوسروں تک پہنچانا چاہیئے۔

## تیسرا ذریعہ:

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ضروری قرار دیا ہے کہ مسلمانوں میں ایسے جانباز دل کا گروہ ہر وقت موجود رہنا چاہیئے جو اپنی زندگیوں کو اشاعت اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ دن رات ان کا ایک ہی کام ہو یعنی اشاعت دین اسلام۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ"

کہ اے مسلمانو! تم میں ایک ایسی امت اور جماعت ہونی چاہیئے جو قرآن مجید کی طرف دعوت دیتی ہو۔

پس تیسرا ذریعہ غلبۂ اسلام کے لئے ان بے لوث واقفین زندگی کیا بانی علماء کا وجود ہے جو ہمہ تن اس کام کے لئے وقف ہو جائیں۔

## چوتھا ذریعہ:

غلبۂ اسلام کا چوتھا ذریعہ از روئے قرآن مجید قلم ہے۔ غار حرا میں سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو پہلی وحی نازل ہوئی تھی اس میں ارشاد تھا:۔

"وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ"

کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو قلم کے ذریعہ علوم سکھائے جو وہ نہیں جانتے تھے۔

اس آیت میں اشارہ ہے کہ اسلام کے غالب کرنے کے لئے قلم کی ضرورت محسوس ہوگی۔ پس ہم مسلمانوں کو خصوصاً احمدیت کے فرزندان کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ اسلام کے حق میں مضامین لکھیں، کتابیں شائع کریں۔ اعتراضات کے جوابات دیں کیونکہ اس وقت جنگ قلم کے ساتھ ہے۔ تلوار کے ساتھ نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## درخواست دعا

میں کچھ عرصہ سے مختلف مشکلات کی وجہ سے پریشان ہوں۔ احباب کرام میری تنگیوں کے دور ہونے اور فراوانیٔ رزق کے لئے دعا فرمائیں

(ہدایت احمد خوشنویس ربوہ)

## اعلان نکاح

۸ اپریل ۱۹۶۹ء کو عزیزہ راشدہ نصیر صاحبہ بنت مکرم ملک نصیر احمد صاحب ریٹائرڈ تھانیدار وہاڑی کا نکاح ہمراہ کیپٹن راشد پرویز صاحب ابن مکرم ملک علی احمد صاحب ساہیوال مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود شاہد مربی سلسلہ ضلع ملتان نے ملک نصیر احمد صاحب کی کوٹھی واقعہ ۱/۲۱ وہاڑی پر پڑھا۔ اسی روز ۴ بجے شام تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت و مودت بننے کی درخواست دعا ہے۔

(مبارک احمد قمر مربی سلسلہ ضلع وہاڑی)

**مقابلہ مضمون نویسی۔** امسال اطفال ناصرات کیلئے مقابلہ مضمون نویسی کیلئے عنوان۔ "سیرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" ہے۔ اول دوم و سوم آنے والوں کے لئے ۲۰۰، ۱۵۰ اور ۱۰۰ روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے (سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

**قائدین مجالس سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کے نمائندوں کے نام سے جلد تر مرکز کو مطلع فرمائیں!**

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# محترمہ سردار بی بی صاحبہ مرحومہ

میری والدہ محترمہ سردار بی بی صاحبہ یکم فروری ۱۹۷۸ء بروز بدھ بعد دوپہر عرصہ قریب ایک سال سے زیادہ مختلف عوارض میں مبتلا رہ کر آخر ہم سب کو داغِ جدائی دے کر اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عمر قریب ساٹھ سال پائی۔ ان کی شادی والد صاحب چوہدری مہتاب الدین (سب انسپکٹر پولیس پنشنر شیخوپورہ) سے مئی ۱۹۳۱ء میں ہوئی۔ آپ اس وقت جماعت احمدیہ میں شامل نہ تھیں۔ والد صاحب بھی اسی سال بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ ۱۹۴۰ء میں بعض خوابوں کے نتیجہ میں احمدیت قبول کی اور احمدیت کی تعلیم سے خاصی واقف تھیں۔

والدہ مرحومہ بڑی صاحب رؤیا و کشوف تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بارہا مشرف ہوئیں۔ نہایت سیدھی سادی طرز کی زندگی بسر کی۔ صفائی کی نہایت دلدادہ تھیں اور آخری عمر تک یہی طریق رہا۔ نماز کے دوران میں بھی دعائیں کیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سال ۱۹۶۸ء میں حج کرنے کی سعادت بھی بخشی۔ الحمد للہ۔ شیخوپورہ کی مقامی جماعت و لجنہ اماء اللہ اور اہل محلہ میں آپ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور غیر احمدی بھی آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔ ٹورنٹو میں نماز جنازہ جناب سید منصور احمد بشیر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے پڑھائی۔ سردی کے موسم میں دور دراز سے احباب سفر کی کوفت برداشت کر کے شامل نماز جنازہ ہوئے۔ جملہ احباب جماعت سے بالخصوص جناب خلیفہ عزیز احمد صاحب، مبارک احمد صاحب، طاہر بخاری صاحب اور حافظ زادہ حبیب الرحمٰن صاحب اور ملک اختر صاحب نے تجہیز و تکفین کے معاملہ میں ہماری خاص طور پر معاونت کی۔ میں ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

عبدالرحمٰن اختر (چوہدری) آر۔ آر۔ ۲۔ سمتھ ویل
اونٹوریو (کینیڈا)

# قراردادِ تعزیت

جملہ اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع قصور اور جملہ قائدین تحصیل قصور کے ماہانہ اجلاس منعقدہ ۴/۴/۷۹ (بمقام قصور زیر صدارت مکرم و محترم طاہر محمود صاحب قائد ضلع قصور) میں مندرجہ ذیل قراردادِ تعزیت متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

"ہمارا آج کا یہ اجلاس مکرم و محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم کی اندوہناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ آپ ایک لمبے عرصہ سے خدام الاحمدیہ کی خدمات سرانجام دیتے چلے آ رہے تھے۔ اب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ و ایڈیٹر ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے طور پر کام کر رہے تھے۔ وفات سے چند دن قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت جماعتی کام کے سلسلہ میں بربا تشریف لے گئے تھے اور وہیں ایک کار کے حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں خاص جگہ عطا فرمائے اور آپ کی بیگم صاحبہ اور چھوٹے معصوم بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں سوگواران اراکین مجلس عاملہ ضلع قصور و
قائدین تحصیل قصور

# دعائے مغفرت

مکرمہ حسین بی بی صاحبہ آف گکھڑیالیاں زوجہ مکرم جناب استاذی المحترم منشی محمد علی خان صاحب ڈیرہ غازیخان ۸ اپریل ۱۹۷۹ء کو بعمر ۸۱ سال بمقام راولپنڈی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور کے ارشاد پر نماز جنازہ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ۹ اپریل کو پڑھائی اور مرحومہ موصیہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ خاکسار نے دعا کرائی۔ مرحومہ نماز و روزہ کی پابند بلکہ تہجد گزار عابدہ، ذاکرہ اور بہت مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ کے پسماندگان میں ان کے شوہر مکرم منشی محمد علی خان صاحب، دو صاحبزادے عبدالسلام خان و عبدالستار خان صاحبان اور دو صاحبزادیاں امۃ الحفیظ صاحبہ و امۃ الرشید صاحبہ اور بفضل تعالیٰ متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ ان کے چاروں بچے شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں اور کہ خدا تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرما دے۔ آمین

(خاکسار سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی۔ ربوہ)

# اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

ان جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنا وہ خاص عمل صالح ہے جو اسے بجا لانے والے کو فوز عظیم سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتا ہے اور وہ فوز عظیم اس دنیا میں اجر کبیر کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے اور اگلے جہان میں اجر کریم کی شکل میں ظاہر ہو گی۔ اللہ اجر کبیر کے تحت ایسے مومن کے مال میں غیر معمولی برکت ڈال کر اسے بڑھاتا چلا جاتا ہے اور اجر کریم کے تحت ایسے سرسبز و شاداب باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کا دائمی ٹھکانا ہوں گے اور وہ ان میں رہتا چلا جائے گا۔

# تمام لجنات نوٹ فرمائیں

لجنہ کی کوئی بھی عہدیدار لجنہ اماء اللہ کی رسید بک پر سوائے لجنہ اماء اللہ کے چندہ جات کے کوئی بھی جماعتی چندہ وصول نہ کرے۔ جماعتی چندہ اپنی رہائش کی جگہ کے سیکرٹری مال کو ادا کیا جائے۔

جماعتی چندوں میں چندہ جلسہ سالانہ۔ وصیت۔ زکوٰۃ۔ تحریک جدید اور سب چندے شامل ہیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

# قائدین خدام الاحمدیہ کیلئے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"بچوں کی ایک الگ شاخ ہونی چاہئے اور ان کے الگ نگران مقرر ہونے چاہئیں۔ ان بچوں کے نگران نوجوان نہ ہوں بلکہ بڑی عمر کے لوگ ہوں...... اور ان کے فرائض میں یہ امر داخل کیا جائے کہ وہ بچوں کو پنجوقتہ نمازوں میں باقاعدہ لائیں۔ سوال و جواب کے طور پر دینی اور مذہبی مسائل اور اسی طرح کے اور کام ان سے لیں جس کے نتیجہ میں محنت کی عادت اور نماز کی عادت ان میں پیدا ہو جائے۔

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں قائدین کرام جائزہ لیں کہ کیا ان کی مجلس میں مربی اطفال کا تقرر ہو چکا ہے اور کیا وہ اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں؟

(سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

# درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد خان صاحب ورک سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بیدادپور ضلع شیخوپورہ کا موتیا کا اپریشن دوبارہ ہسپتال لاہور میں ہوا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامیاب کرے اور ہر ایک قسم کی پیچیدگی سے بچائے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ بھی مختلف عوارض کی وجہ سے دو ہفتہ سے بستر علالت پر ہیں ان کی جلد اور مکمل شفا کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔

(ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ۔ سنت نگر لاہور)

۲۔ خاکسار کے برادر اکبر محمد اسمٰعیل صاحب خوشنویس کا موتیا کا ایک آنکھ کا آپریشن پشاور C.M.H میں ہوا ہے اور اب وہ واپس ربوہ آ گئے ہیں۔ آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ نیز دوسری آنکھ کا آپریشن چھ ماہ بعد ہو گا۔ احباب کرام ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## محترم محمد شفیق صاحب قیصر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی وفات پر

# قائدین اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ کی قرارداد تعزیت

قائدین اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳۱ مارچ ۱۹۷۹ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر مکرم محمد شفیق صاحب قیصر کی وفات پر درج ذیل قرارداد تعزیت منظور کی۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"برما سے آنے والی ایک اطلاع کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر ہمارے نہایت ہی عزیز اور مخلص دوست مکرم و محترم محمد شفیق صاحب قیصر ایک حادثہ سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ محترم منشی محمد صادق صاحب کے فرزند تھے۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو محمود آباد (سندھ) میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم قادیان میں پائی اور تقسیم ملک کے بعد ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ، سلانوالی ضلع سرگودھا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ، ربوہ میں تعلیم حاصل کر کے ۱۹۵۵ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

میٹرک کے فوراً بعد ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ پہلے کچھ عرصہ دفتر خدمت درویشان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی کے ساتھ کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۹۵۷ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لے کر ۱۹۶۳ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی اور اسی دوران آپ نے فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ دیگر جماعتی خدمات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی گرانقدر اور بے لوث خدمت کی بھی توفیق عطا فرمائی جس کا آغاز ۱۹۵۹ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بحیثیت نائب مہتمم اشاعت، اور نائب ایڈیٹر رسالہ خالد ہوا۔ اس کے بعد آپ کو نائب مہتمم تعلیم کے طور پر خدمت کرنے کا موقع میسر آیا۔

سال ۱۹۶۵ء، ۱۹۶۶ء میں پہلی مرتبہ مہتمم تحریک جدید مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۶ء میں آپ کو بغرض تبلیغ یوگنڈا بھجوا دیا گیا جہاں سے ایک سال بعد واپس تشریف لا کر ۱۹۷۰ء میں مہتمم عمومی کے فرائض کے ساتھ ساتھ خدام الاحمدیہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی کے خطبات (مشعل راہ) کی تدوین کا کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۶ء تک آپ مجلس کی بحیثیت مہتمم تعلیم، مہتمم اشاعت، مہتمم عمومی اور مہتمم مقامی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۷۶ء میں نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نامزد ہوئے اور وفات کے وقت تک آپ اسی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ سعادت بھی نصیب کی کہ آپ نومبر ۱۹۶۵ء تا نومبر ۱۹۶۷ء، نومبر ۱۹۷۳ء تا اکتوبر ۱۹۷۴ء ماہنامہ خالد کے ایڈیٹر تھے اور اکتوبر ۱۹۷۰ء تا نومبر ۱۹۷۳ء، جولائی ۱۹۷۶ء تا وفات ماہنامہ تشحیذ کے ایڈیٹر رہے۔ اسی طرح ۱۹۶۷ء سے رسالہ خالد، تشحیذ کے پبلشر کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے۔

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ میں آپ وکالت تبشیر کے شعبہ تصنیف سے ۱۹۶۵ء سے وفات تک منسلک رہے اور اسی طرح آپ قرآن پبلیکیشنز اور نصرت پرنٹرز لمیٹڈ کے انتظامی سربراہ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے اور اسی حیثیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ہدایت پر جماعتی امور کی انجام دہی کے لئے برما اور ہانگ کانگ کے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔

آپ ایک نہایت ہر دلعزیز اور مشفق عہدیدار تھے، پُرخلوص دوست اور دوسروں کے دکھ اور درد کو محسوس کرنے اور اُن کے کام آنے والے۔ طبیعت میں شگفتگی بھی تھی اور نیکی و شرافت بھی کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

آپ کو دینی اور دنیوی علوم سے بہت شغف تھا اور اس علم دوستی کے ساتھ ساتھ نہایت عمدہ مضمون نگار بھی تھے۔

ہر لحظہ و ہر آن پوری محنت اور لگن سے خدمت دین میں معروف رہے جماعتی خدمات اور فرائض کی بجا آوری میں انتہائی ذمہ داری اور خلوص نیت سے ساری زندگی گزاری۔

آپ نے اوائل جوانی میں ہی اپنی زندگی خدا اور اُس کے رسول صلعم کے حکم پر سلسلہ احمدیہ کے لئے وقف کر دی اور وفات تک ان لوگوں کی طرح وقف کی روح پر دل و جان سے قائم رہے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبهٗ ۔ (الاحزاب)

(ترجمہ:- ان مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا سچا کر دیا پس بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دیا)

ہم جملہ قائدین اضلاع مجلس خدام الاحمدیہ آج کے اس اجلاس میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر برادرم محمد شفیق صاحب قیصر کی ناگہانی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ان کے اعمال کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بڑے لڑکے انجنیئر عبدالحمید بی۔ ایس سی (انجنیئرنگ) کو ۳۱ جنوری ۱۹۷۹ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام عبدالودود المقصود رکھا گیا ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کے سعادت مند، با اقبال، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے اور صحت والی لمبی فعّال زندگی پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبداللہ ریٹائرڈ سیکشن آفیسر محلہ بُرجی والا۔ جھنگ صدر)

## درخواست دعا

خاکسار کے دونوں بچے آج کل شدید بیمار ہیں اور خسرہ بھی نکلا ہوا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(منیر احمد بھٹی سول لائن گل روڈ گوجرانوالہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

## وسّع مکانک

قابل اعتماد ادارہ - آپ کی خدمت کے لئے مستعد - سکنی و زرعی زمین کی خرید و فروخت کے لئے یاد رکھیں۔

### ہمدرد پراپرٹی ڈیلرز رجسٹرڈ

رحمت بازار ربوہ - فون نمبر ۵۴۲

## کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کے لئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابل اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔

### لینڈ مارکس

۱۰۳ سی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی" کراچی نمبر ۴

فون - ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۳۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس از ۲۷ اپریل تا ۱۱ مئی ۱۹۷۹ء کے لئے خصوصی کوشش فرمائیں: خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مہتمم تربیت